نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول ۓ

نمبر ۸ جلد ۶ | لودیانہ ۲۱ فروری ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ ۱ پائی

غزل

طبع زاد منجمن بمیال صاحب

گر میسر تیرے چہرے کا نظارا ہو جائے -
ای مسیحا میرے جینے کا سہارا ہو جائے
فضل کا تیرے منور جو ستارا ہو جائے -
اوج پر کوکب اقبال ہمارا ہو جائے
تیری رحمت کی ہوا گر چمنستاں میں چلے -
ہر کلی پھول کی اور کھل کے ہزارہ ہو جائے
یہی ہر وقت مسیحا سے دعا رہتی ہے -
بعد مُردن میرا جنت میں گذارا ہو جائے
سر جھکائے ہے میال اپنا تیرے قدموں پر
تیری رحمت سے وہ ہر شخص کا پیارا ہو جائے

نور افشاں

صاحب اخبار نسیم سحر فرماتے ہیں کہ جو شرایط صلح کی مشتہر ہوئی ہیں اسکو ہمارے نزدیک شرایط صلح نہیں کہا جا سکتا کیونکہ صلح جب ہوتی ہے جب دو نو طاقتیں برابر شمار کیجائیں - ۹ فروری کی تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ موقوفی جنگ کے لئے روس کو بلغاریہ اور روم ایلی اور تھریس تا سرحد قسطنطنیہ و گالی پولی اور بلاک سی کے کنارے میں لنگرگاہ بورغاس اور میدیا کے سوا انجیک تک اور بحر مارمورہ میں باجک انجیک مدجی سے شیرکوئی تک اور جی بلا کو کے کنارے میں اورچہ مکری تک دیا گیا + یہہ علاقجات ایسے ہیں کہ جنکے نکل جانے سے سلطنت عثمانیہ سلطنت نہ رہی اور کیا امید کیجا سکتی ہے کہ جو ملک اب اِس سلطنت کے ہاتھ میں ہے اُس میں ٹرکی گورنمنٹ آزادانہ حکومت کریگی + یہہ ہمکو پہلے ہی معلوم ہوتا تھا کہ جب سلطنت عثمانیہ اور روزکی آزادی میں خلل اندازی کرتی ہے تو وہ خود بھی آزاد نہ رہیگی بقول شخصے - جو کوئی کیسیکو کلپا ویگا + یاد رہے وہ بھی نہ کل پاویگا + اِس دار مکافات میں سن ای غافل جو آج کریگا سو کل پاویگا +

سنا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی نے حال میں جو واسطے امن کے قرضہ لینا چاہتا ہے وہ بمبئی کے سوداگروں سے لیا جاویگا + یقین نہیں کہ ایسی حالت میں بمبئی کے سوداگر سلطنت عثمانیہ کو قرضہ دیدیں کیا جسوقت تمام سلاطین یورپ نے ملکر کہا تھا کہ تم ٹرکی میں امن قایم کرو اُسوقت اسکے واسطے قرضہ ہر ایک سلطنت دیدیتی مگر جب نہ مانا اور برابر عہد شکنی ہوتی رہی کسطرح امید ہو سکتی ہے کہ بمبئی کے سوداگروں سے روپیہ لیکر سلطنت عثمانیہ امن قایم کریگی - اِس میں بھی کوئی حکمت عملی ہوگی +

ہفتہ ہذا کی تار برقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب انگلنڈ اور روس کے درمیان تا حال جنگ شروع نہیں ہوا اور گمان غالب ہے کہ لڑائی نہیں ہوگی کیونکہ

روسیوں نے قسطنطنیہ کے اندر نہ داخل ہونے سے اور سماوی قلعہ کے چھوڑنے سے یہہ انکار کیا ہے کہ ہمارا ارادہ نہیں ہے کہ قسطنطنیہ کو اپنی سلطنت میں شامل کریں۔ ہمارا ارادہ صرف وہی ہے جیسا کہ بیشتر ہمنے بیان کیا تھا کہ بلگیریا و باسینا وغیرہ صوبوں کے جنکے باشندے عیسائی ہیں سلطنت عثمانیہ سے کسی نہ کسی طور علیحدہ کئے جاویں اور کہ ابنائے ڈارڈنیلز تمام یورپ کی قوموں کی جہاز رانی کے لئے کھلی رہے +

ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اگر زار روس کا یہہ حقیقی ارادہ ہے تو انصاف سے بعید نہیں ہے اور فی الحال یہہ بات خیال سے باہر ہے کہ یورپ کی کوئی قوم جنگ کرنیکی نیت اس سبب سے رکھے کہ ابنائے ڈارڈنیلز بند رہے۔ بموجب عہدنامہ سباسٹپول ۱۸۵۶ء سلاطین یورپ اُس کے بند رہنے سے بدیں نیت متفق ہوئے کہ سلطنت عثمانیہ دشمنوں سے محفوظ رہے۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ روسیوں کے حق میں یہہ بے انصافی ٹھہری کیونکہ اُن کی تجارت میں بڑا خلل واقع ہوا۔ جس حال میں کہ بحرہ ملد ہورا و بحرہ خضر کا راستہ بند رہتا تھا تو ضرور تجارت میں نقصان ہوتا ہوگا۔ اور علاوہ اسکے بحری فوجوں میں اُنکو زیادہ خرچ کرنا پڑا کیونکہ ایک فوج تو بحرہ بالٹک میں رکھنی پڑی اور ایک بحرہ خضر میں +

اور علاوہ ازیں تمام بندر متعلق بحرہ خضر جو روسیوں کے قبضے میں تھے بالکل بے فایدہ ٹھہرتے تھے مگر برعکس اسکے جو بندر ترکوں کے قبضے میں تھے اُنکو اُن بندروں کے وسیلے بہت نفع حاصل ہوا۔ پھر یہہ بات کون کہہ سکتا ہے کہ روس اُس نفع سے محروم رہے +

۱۵ر جنوری ۱۸۷۸ء کو ایک جلسہ لنڈن یونیورسٹی کا منعقد ہوا جس میں یہہ بات فیصل ہوئی کہ جس طرح مرد ہر درجہ کے امتحان میں شریک ہوتے ہیں عورتیں بھی شامل ہوا کریں اور دونوں کے حقوق مساوی تصور کئے جاویں +

کیا اچھا ہو کہ اگر ہندوستان کی یونیورسٹیں بھی اپنے کالجوں میں اس تجویز کی تقلید کریں اور مرد عورتوں کو برابر وظایف و تعلیم دیں اور بعد پاس ہو جانے کے اُن کے حقوق مردوں کے برابر کئے جاویں اگر ایسا ہو تو یقین ہے کہ چند عرصہ میں ہندوستان کی عورتیں اعلیٰ اعلیٰ درجوں میں پاس ہوا کریں اور جیسا کہ اب اُن کے دل بجھے ہوئے ہیں کہ ہماری محنتیں و مشقتیں یوں ہی رائگاں جاتی ہیں یقین ہے کہ پھر باغ باغ ہوں +

ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ جرمنی میں ایک سال کے اندر اخبارات کے ......۲۳۴۴ پرچہ شایع ہو جاتے ہیں اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ علاوہ اِنکے دیگر ممالک سے ایک کروڑ چالیس لاکھ پرچہ جرمن کے خریداروں کے پاس آتے ہیں + اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کے باشندے بہت ہی تعلیم یافتہ اور علم کے قدردان ہیں +

سرحدی معاملات ابھی طے نہیں ہوئے بعض بعض مفسد سرکار انگریزی کے ہاتھ آ گئے ہیں اور بہت سے ادھر اُدھر جو الیوں کو اُبھارتے پھرتے ہیں سرکاری فوج آ حال مستعدی سے اپنے کام میں مصروف ہے یقین کیا جاتا ہے کہ موسم سرما سے بیشتر شاید صلح ہو جاوے +

بقیہ محمدیونکا یہہ دعویٰ کہ کُتب مقدسہ یہودیوں اور مسیحیونکے ہاتھوں بدلگئی ہیں سو بالکل بیدلیل اور باطل ہے

بلکہ اپنے مقدور بھر ذاتِ الٰہی کی تثلیث اور مسیح کی اُلوہیت و ابنیت اور گناہوں کے کفارہ کے حقانی و ربانی مسایل کو اپنے پاؤنتلے ملتے ہیں۔ جناب الٰہی کے روبرو جس نے اپنی بے نہایت محبت سے دنیا کی نجات کی خاطر اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی دریغ نہ کیا اُس سے زیادہ ہتک اور مضرت نہیں ہو سکتی بلکہ آخر کو اُسکے سبب سے حقارت کرنیوالوں کا انصاف بے نہایت سخت اور خوفناک ہوگا۔ ہمنے بنامِ خدا بلکہ نہایت شفقت کے ساتھ اپنے محمدی دوستوں کو اِس سنجیدہ مقدمہ کی بابت عبرت پہنچائی ہے خدا روح القدس کی قدرت و تاثیر سے اُس فرقہ کے بہت سے لوگوں کے دلوں کو روشن دل کرے تاکہ وے اپنے گناہوں کے سبب فکرمند اور بیقرار ہو کر بڑی آرزو کے ساتھ اللہ کے عذاب و قہرِ ابدی سے نجات چاہیں +

اِس باب کے بھاری اور ضروری مقدمہ کو موقوف کرنے پر ہم اپنے ناظرین محمدی کو یاد دلاتے ہیں کہ مسیحی لوگ مسیح کے زمانہ سے محمد کے وقت تک خدا کے بیٹے کو گناہوں کا کفارہ اور ایمان کی جڑ اور کلیسیا کا سردار اور روحوں کی لا یزال اُمید جانتے تھے۔ اِسکے سوا انجیل بھی جو خدا کی رحمت اور تمام روحانی نعمتوں پر اُنکی بڑی سند تھی ہو بہو مسیح کی اُلوہیت اور مجسم ہونے اور موت اور کفارہ اور

پھر جی اُٹھنے اور آسمان پر جانیکی بابت کامل گواہی دی تھی بلکہ جو کچھ وہ کتاب مسیحوں کے خداوند اور شفیع کے حق میں بتلاتی تھی سو ابتدا سے توراۃ کی بہت سی پیشین گوئیوں میں مذکور ہوئی تھیں۔ الغرض آدم کے باغ عدن میں گنہگار ہونے ہی خدانے شفیع برحق کی بابت جو اصلی وعدہ فرمایا اُس سے لیکر کتاب مکاشفات کے تحریر ہونے تک ... ۱۱م برس کا عرصہ ہوتا تھا جس میں کل انبیانے یسوع مسیح کی بابت متفق گواہی دی۔ اسواسطے مسیحی لوگوں سے جو اپنے خداوند اور شفیع کی بابت پوری گواہی رکھتے ہوئے ممکن نہ تھا کہ کسی ایسے شخص کے دعوی پر لحاظ رکھیں جو بیابان عرب میں سر اُٹھا کر اپنے تئیں خدا کا پیغمبر آخر اور بزرگ ترین کہلاتا تھا پس کیا ممکن ہو کہ وے محمد کے سبب سے انجیل کی نسبت وہ خوفناک لعنت کو اپنے پر آنے دیں جو کلام الٰہی کے بدلنیوالے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اگر وے محمدی جو یسوع مسیح کی اُلوہیت کو یقین نہیں کرتے یہہ بات کہیں کہ مسیحوں نے اپنے خداوند کو خدا سا مشہور کرنیکے لئے انجیل کو بدل ڈالا ہے تو دیکھنا چاہئے کہ جسطرح انجیل مسیح کی اُلوہیت کی گواہی دیتی ہے اسیطرح توراۃ بھی اُسبات پر گواہی دیتی ہے۔ فی الحقیقت اس مقدمہ میں وے دونوں موافق و مطابق ہیں۔ پس اگر مسیح کو خدا سا مشہور کرنیکے لئے انجیل بدل گئی تھی تو نادر بات ہے کہ یہودیوں کی توراۃ مسیحوں کی اُس جعلی کتاب کے ساتھ بالکل متفق ہے۔ محمدیوں کو خوب معلوم ہے کہ یہودی مسیح سے پوری نفرت رکھکر اُسکے دعوی کو شکست دینے کے لئے توراۃ کو کبھی نہ بدلتے۔ پس ہم پوچھتے ہیں کہ یہودیوں کی کتاب مسیح کی اُلوہیت اور قربانی کی بابت کیونکر مسیحوں کی کتاب سے بالکل موافقت رکھتی ہے جسطور وے دونوں کتابیں اسمیں موافق ہیں اسکا بیان ہم آئندہ ہفتہ میں کرینگے مگر اس درمیان ہم اُن لوگوں سے جو ضد کرکے کہتے ہیں کہ انجیل بدل گئی ہے یہہ درخواست کرتے ہیں کہ وے سوال مذکور کا جواب بہم پہنچائیں۔ پس انجیل کی تبدیل کی بابت محمدی لوگ مسیحوں پر جو تہمت لگاتے ہیں اُنکی بابت ہمکو اور کچھ کہنا ضرور نہیں جبتک کہ کوئی محمدی حجت مذکور کی تردید میں کوئی معقول دلیل پیش نکرے لیکن ایسی دلیل کا پیش کرنا بالکل ناممکن ہونے کے سبب ظاہر ہے کہ اگر اُسکے واسطے انتظار کریں تو بالضرور قیامت تک راہ دیکھنی ہوگی ✦

اب مختصر کلام سے ہم کُتب مقدسہ کی تبدیل کی بابت اس بحث کو ختم کرینگے۔ وہ کلام یہی ہے کہ اگر ہم اُس بحث و مباحثہ میں اُس تہمت کو جو یہودیوں اور مسیحوں پر لگائی گئی ہے عربستان کے نبی پر اُلٹنا چاہیں تو محمدیوں کو بخوبی معلوم ہو کہ اُسکے ثبوت کے لئے بہت سی کامل گواہیاں موجود ہیں کیونکہ قرآن میں محمد نے جو جو باتیں توراۃ و انجیل سے اخذ کرکے لکھی ہیں اُن میں سے ایک بھی بالکل صحیح نہیں۔ محمد نے اپنے مطلب حاصل کرنیکے لئے سب کو بدل کر لکھہ ڈالا ہے۔ بہر حال اگر ہم اس مقدمہ میں سختی سے بدلا لیں تو شاید محمدی خیال کرینگے کہ ہم محمد سے ذاتی دشمنی رکھتے ہیں اسلئے ہم اسبات سے باز رہتے ہیں۔ غرض اُس جھوٹی روایت کو جسکا ذکر کیا اس مضمون کی اصل اصول ہے معتبر گواہیوں سے بالکل جھوٹ اور سراسر بہتان ظاہر کر دینا ہمکو کافی ہے۔ مگر محمدی کبھی نہ بھولیں کہ جو تہمت یہودیوں اور مسیحوں پر لگائی گئی ہے اُسکو اُلٹ کر سچا الزام محمد پر ظاہر کرنے کے لئے ہم مضبوط اور کامل ثبوت رکھتے ہیں ✦ باقی آئندہ

جلنے والا چھپر

شیوسہائے برہمن اپنے چھپر میں کھڑا ہو کر کرشن کی مورت کو جسکے چار ہاتھہ ہیں اور جو کہ سیکڑوں برس سے اُسکے باپ دادوں کا معبود تھا اور لب اُسکا ہوا دیکھہ رہا تھا۔ اسکا لڑکا شیودیو جسکے اعضا پیدایش سے جھولا مارے ہوئے تھے اور ایک چٹائی پر پڑا ہوا تھا اپنے باپ سے یوں کہنے لگا کہ لالہ جی پوجا کا وقت ہے تو کیوں کرشن کے سامھنے اپنے آپ کو نہیں جھکاتے ✦

شیوسہائے نے جواب دیا کہ ای میرے بیٹے میں کل میلہ میں تھا جہاں ایک آدمی وعظ کرتا تھا تو میں سننے کے لئے کھڑا ہوا اور اِن باتوں سے جو میں نے سنیں میں بہت گھبرایا کیونکہ اُس آدمی نے کہا کہ ہزار برس سے پہلے خدائے قادر ایک پہاڑ پر اوترا اور خوفناک آواز سے آگ اور دھواں میں سے یہہ حکم دیا کہ تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں جو زمین کے نیچے ہے مت بنا تو اُن کے آگے اپنے تئیں مت جھکا اور نہ اُنکی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں اُنکی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں۔ خروج ۲۰-۴ و ۵- آیت میں بولنے والے پر خاک ڈالنے چاہتا تھا مگر اُسکی باتوں نے میری روح میں تاثیر کی کیونکہ وہ اسطرح بولتا تھا گویا کہ جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے ✦

شیودیو نے جس نے پہلے بھی کچھ عیسایوں کے

دین کی بابت سُنا تھا کہا کہ کیا وہ بڑا خدا جسکی بابت اُسنے بیان کیا عیسایوں کا خدا ہی +

باپ نے جوابدیا ہاں وہی اور واعظ نے یہہ بھی کہا کہ سیکڑوں برس سے انگلستان کے باشندے بتوں کے آگے جھکتے تھے اور ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں کی عبادت کرتے تھے اور تب وہ لوگ تھوڑے اور کمزور تھے لیکن کچھ مدت سے اُس قوم نے بتوں کو پھینک دیا اور چونکہ اب وہ اپنی مُقدس کتاب اور خداوند یسوع مسیح سے دعا مانگتے ہیں وہ قوی تر ہو گئے اور ملک پر برکت چھا گئی ہی +

شیو دیو نے جبکہ وہ خوف سے بُت کی طرف دیکھ رہا تھا باپ سے کہا کہ لالہ جی آپ نہیں ڈرتے کہ ہمارے ٹھاکر جی اُنکی باتیں سننے سے غصہ ہوں +

شیو سہائے نے کچھ جواب نہ دیا اور یہہ خیال کر کے کہ کیا کرشن میں سُننے کی طاقت ہی چھپر سے نکل گیا +

اُس کے جانے کے بعد شیو دیو اپنی چٹائی پر پڑا ہوا اُس بُت کی طرف دیکھ رہا تھا اور اپنے دل میں سوچتا تھا کہ میرے باپ نے عجیب باتیں سنیں تھوڑی دیر کے بعد ایک خوفناک آندھی آئی اور بادل ایسا گرجا گویا ہزار توپ کی آواز ہی اور دہشتناک بجلی آسمان پر ایسی چمکتی تھی گویا کہ ساری زمین کانپتی ہی +

شیو دیو نے خیال کیا کہ کیا ایسی آندھی میں ایک بہاڑ کی خوفناک آواز یہہ کہتی ہوئی کہ تو اپنے لئے کوئی مورت مت بنا سُنائی دی - وہ ابھی خیال میں تھا کہ تب اُسنے ایک ایسا خوفناک دھرام کا جو لگے ویسا کبھی نہ سنا تھا سنا جس کے بعد جلنے کی بو معلوم ہوئی تب چھت کے اوپر آگ کی روشنی دکھائی دی بجلی چھت پر گری تھی اور اُس بیچارے لڑکے کے سر پر کہ ہر کیاں بجز کہیں جو جلنے والے مکان سے باہر نکلنے کی طاقت نہ رکھتا تھا جبکہ گرمی بھٹی کی گرمی سے بھی بڑھ گئی تو اُس نے زور سے پکارا کہ اے کرشن میری مدد کر اور اپنے پرستش کرنیوالے کو بچا - لیکن وہ بت نہ ہلا اور نہ کچھ سُنا اور شعلوں نے اُسے چاروں طرف سے گھیر لیا - تب اپنے خوف میں اُس بیچارے ہندو نے عیسایوں کے قادر خدا کو یاد کیا اور ہاتھ جوڑ کے اِسطرح پکارا کہ اے خداوند یسوع مسیح اگر تو بچا سکتا ہی تو مجھے بچا +

اُسی دم شیو سہائے اُس جلنے والے چھپر میں بہت جلدی دوڑتا دوڑتا آ پہنچا برہمن نے اپنے بیچارے لڑکے اور بُت کیطرف دیکھا - دونوں کے بچانے کا وقت نہ رہا تو کسکو اُن شعلوں میں چھوڑے - اگر ایکدن پہلے ایسا موقع ہوتا تو شیو سہائے اپنے اختیار کرنے میں ششدر ہوتا لیکن اب نہوا چنانچہ اُسنے اپنے بیٹے کو ہاتھوں میں اُٹھا لیا اور اُس بھٹی سے اِسطرح گڑگڑاتا کہ اگر کرشن خدا ہی تو وہ اپنے آپ کو خود بچائیگا نکل گیا - چھپر جلدی جلکر راکھ ہو گیا +

چند مہینوں کے بعد شیو سہائے اور اُسکے بیٹے نے اِس نوشتہ پر کہ ہمیشہ کی زندگی یہہ ہی کہ وہ تجکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہی جانیں یقین کر کے بپتسما پایا - یوحنا ۱۷ - ۳ +

مراسلات

خط

ایڈیٹر صاحب نورافشاں +

تسلیم چند سطور بانداج اخبار رسال خدمت اقدس ہیں بشرط مناسب کسی گوشہ میں جگہہ دیکر فدوی کو ممنون احسان کیجئے +

راقم
وہی گنہگار

گر یہی حالت رہی آہ دلِ ناشاد کی
ایکدن بجلی گرے گی خانۂ صیاد میں

اجی حضرت کیا حال ہی - بڑے حیران و پریشان سرگردان پھرتے ہو - کبھی زمین کی طرف دھیان ہی کبھی آسمان کو آہیں سرد بھر کر دیکھتے ہو - مدت سے آج آپکو دیکھا ہی سبب کیا ہی کہ آدمیوں سے نفرت ہی - انسان سے کوسوں بھاگتے ہو - جدھر جاتے ہو قدم اُٹھاتے ہو - آبادی سے جنگل کو جاتے ہو - ہر آن ٹھوکر کھاتے ہو - دل ہی دل میں خامی پلاؤ پکاتے ہو بے اختیار رو دیتے ہو - اور آپ ہی قہقہہ مارتے ہو بے اختیار پکار اُٹھنا چہرہ کا زرد ہونا آب و دانہ سے نفرت کرنا کسی خاص بھید سے خالی نہیں - (دھیان ابھی تک ادھر نہیں ہوا) کیوں صاحب ہم یوں ہی بولتے ہیں کچھ آپ بھی سنتے ہیں - برائے خدا کچھ تو جواب دیجئے زبان مبارک سے ارشاد کیجئے - شاید عقدہ حل ہو - کچھ ہماری سمجھ میں بھی آوے - کیوں ایسی خاموشی اختیار کی ہی +

بہر خدا تو بولئے مُنہہ سے کیطرح
کب تک بنا رہیگا یہہ گھڑا اسیطرح

جناب من داناؤں کا قول ہی کہ جس بات سے انسان کو تکلیف ہو - تو کسی دوسرے ہمراز سے اپنا دلی بھید کہے شاید مُراد بر آوے - لیکن آپ تو نہ داناؤں کی بات مانتے اور نہ دیوانوں کی چال چلتے ہیں کہ بنا کہے

جو پوچھے اپنا حال اظہار بیان کرے۔ اب دھیان ادھر ہوا اور بے اختیار رو کر کہا ؎

کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا
چُپ رہوں تو رہا نہیں جاتا

اور آپ جو اسوقت ہمدرد ہو کر پوچھتے ہیں۔ اگر میں اپنی حقیقت سناؤں تو آپ ہی ٹھٹھہ مارینگے۔ اور لوگوں میں جاکر قہقہہ اُڑائینگے۔ آپ اگرچہ میرے دلی دوست ہیں۔ مگر اس بھید کے ظاہر کرتے میرا جی منہہ کو آتا ہے اور دل ٹکڑے ہوا جاتا ہے۔ اور اُسکے ظاہر کرنیکو طبیعت مانع ہے۔ اسی فکر میں رات دن مرتے ہیں اور آہ و زاری کرتے ہیں +

پھر بے اختیار رو دیا۔ اور جنگل کو اُٹھ بھاگے۔ میں نے بھی دو قدم میں جالیا۔ وہ زمین پر گر بیہوش ہو گئے جب قدرے ہوش میں آئے۔ تو بندے نے استفسار کیا۔ بھائی کیا حال ہے۔ تو کہا ؎

ہوں وہ غم دوست کہ سب اپنے ہی جی میں بھرتا
غم عالم کی اگر اس میں سمائی ہوتی

برائے خدا مجھے چھوڑ دو۔ کیوں مجھے دیوانہ بناتے ہو اور باتیں بنا بنا کر جی جلاتے ہو ؎

آہ یا رب کدھر نکل جاؤں
دوست دشمن کو منہہ نہ دکھلاؤں
دشمن اتنا نہیں ستاتے ہیں
دوست جتنا کہ دل دُکھاتے ہیں

یہہ کہا اور ایسے دم بند کیا گویا مردہ ہیں۔ میں یہہ حالت دیکھکر ایسا حیران ہوا۔ اور ڈرا کہ اگر کوئی دیکھ لے تو اسیوقت مجسٹریٹ کنے لیجائے شاید جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔ تب میں اپنے کئے پر پچھتایا اور جیمیں کہا عجان من خود کردہ خود کردہ را تدبیر چیست۔ میں انہی اندیشوں میں تھا۔ کہ پیچھے سے مجھے کسی نے ٹھوکر ماری اور کہا ابے اسے کیوں قتل کیا؟ چل میرے ساتھ کوتوالی اور اسے کندھو نپر اُٹھا۔ بس میں تو سنتے ہی جی سے گیا۔ اور اُسکے قدمونپر گر کر کہا۔ جی میں نے تو اسے نہیں مارا۔ یہہ تو میرا عزیز دوست ہے۔ میں تو اُسی کے غم میں بے حواس ہوا بیٹھا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ اسے کیا ہوا۔ کس بلا نے اسے لیا۔ میری یہہ حالت دیکھکر کونسٹیبل کو رحم آیا۔ اور کہا خیر کچھ فکر نہ کرو۔ میں کہاروں کو بلانے جاتا ہوں۔ آپ یہاں ٹھہرئے۔ پھر جیسا مرضی ہو کرنا۔ جب سپاہی میری آنکھوں سے پوشیدہ ہوا میں نے خدا کا شکر اور چلنے کو کمر باندھی۔ لیکن اُس مجنون کو ایسی حالت میں چھوڑنا انسانیت سے بعید سمجھا۔ تب میں نے اسکو کندھو نپر اُٹھایا۔ قریب ہی ایک تالاب تھا وہاں لیجاکر اُسکے سر پر پانی ڈالا۔ تب اُسوقت ہوش میں آکر ایک آہ سرد بھری اور نہایت غم کی آواز سے (بغور مجھے دیکھکر) کہا ؎

دل نہیں چاہتا کہ کچھ کہئے
جیمیں ہے کہ جو کچھ آتی ہے

ساتھ اسکے اشارہ وے کہ تار بندگئی۔ میں بھی اسکی یہہ حالت دیکھکر نہ رہ سکا۔ بے اختیار آنسو گرنے لگے اور زبان سے نکلا ؎

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھ کے صورت تیری

جب قدرے افاقہ ہوا۔ میں اسکا ہاتھ پکڑ کر گھر کو آیا۔ اور بستر پر لٹا دیا۔ اور شربت وغیرہ پلاکر خاطر تواضع کی۔ وہ میری یہہ مہربانی دیکھکر کہنے لگا۔ کہ میں آپکا اس خاطر اور محنت سے جو آپنے میرے لئے کی نہایت شکر گذار ہوں۔ اب میرا حال اچھا اور دماغ درست اور خیالات بجا ہیں۔ میرے پاس بیٹھئے اور میری دردناک واردات کو سنئے +

میں شروع سے نازپروردہ اپنے والدین کا ہوں اور آجتک مجھے کبھی کوئی آسیب یا کسیطرحکا غم نہ ہوا تھا اور دین اسلام میں میں نے تعلیم پائی سب قاعدے قواعد مذہبی سیکھے۔ پانچ وقت کی نماز تیس روزے تلاوت قرآن میں ہمیشہ سرگرم رہا۔ اور دیگر احکام جو میرے اُستاد جی نے یا مولوی صاحب نے سکھائے تھے۔ اُن کے عمل کرنے میں سرمو فرق نہ کیا۔ یہانتک کہ میں اپنی قوم میں اوّل درجہ کا دیندار و پرہیزگار مشہور ہوا لوگ میری تعریف کرتے اور میں پھولا نہ سماتا۔ اپنے خیال میں گویا کبھی میں نے خطا نہ کی۔ مگر ایک رات خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ دو نورانی فرشتے میرے ایک مرحوم دوست کو (جو مجھسے بھی کہیں بڑھ کر دیندار تھا) باندھے لئے جاتے ہیں۔ میں نے اُسکی طرف نگاہ کی اُس نے شرم سے آنکھیں چرالیں۔ اور رو دیا۔ میں نے اُن میں سے ایک فرشتے کو ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ کیوں صاحب اسے کہاں لئے جاتے ہو۔ اُس نے جواب دیا اے شخص تجھے اُس سے کیا۔ جب تیرا وقت آویگا تو دیکھ لینا۔ کہ کہاں لیجائینگے۔ میں یہہ سنکر ڈرا اور اُس کے قدمونپر گر پڑا اور رو کر کہا۔ کہ خدا کے لئے مجھے اس بھید سے آگاہ کرو۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہہ شخص اپنے زمانہ میں پرلے درجہ کا دیندار اور حافظ قرآن مشہور تھا۔ اور لوگوں کے خیال میں اُس نے کوئی خطا نہیں کی۔ جس کے لئے یہہ اب ایسی مصیبت اور تکلیف میں گرفتار ہے۔ میں یہہ کہہ ہی رہا تھا کہ تب ایک دوسرے فرشتے نے آکر اُس بندھوئے کو خوب زور سے زنجیر مارے۔ ہائے اُسوقت کہ اُسکا

چلاتا گویا قیامت برپا کرتا تھا۔ جسوقت مجھے یاد آتا ہی۔ بیتاب ہوجاتا ہوں۔ اور ابتک مجھے ہوش نہیں آتی تب اُس تیسرے فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا ای شخص آ میں تجھے اسکا قصور دکھاؤں۔ اور تو اپنی حالت بھی آکر دیکھ لے۔ میں اُسکے ساتھ ہولیا۔ اُسنے مجھے دو دفتر دکھائے اور کہا کہ غور کر یہہ سب اعمال نامہ شروع سے آخر تک اُسکے اور تیرے گناہوں کا ہی۔ میں یہہ دیکھکر ایسا حیران ہوا کہ گویا مُنہہ میں زبان نہیں۔ پھر فرشتہ نے کہا کہ تیرا اس سے بھی بُرا اور بدتر حال ہوگا خداوند رب الافواج جسکی ذات قدوس قدوس قدوس ہی اور جو عادل ہی۔ کبھی بغیر سزا دئے کسی آدم زاد کو نہ چھوڑیگا +

تب میں بیدار ہوا۔ اور حیران سا ہوکر اُسی فکر میں اُٹھکر اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہہ سب ماجرا بیان کیا۔ اُسنے کہا کچھہ نہیں خواب و خیال ہی۔ شیطان نے تجھے ڈرایا۔ آگے کو ہمیشہ لاحول پڑھکر سویا کرو۔ اور استغفر اللہ کا ورد کرو۔ میرے مُنہہ سے یہہ نکلا ؎

نہیں سکتی سیاہی نامۂ اعمال کی
لاکھہ دفتر گو بھروں توبہ کی میں تحریر سے

تب اُنہوں نے فرمایا۔ کہ خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہونا چاہئے۔ وہ بڑا رحیم مہربان اور بخشندہ ہی۔ اور ہمارے حضرت محمد صاحب ہماری شفاعت کرینگے۔ لیکن مجھے تسلی نہ ہوئی۔ کیونکہ (بقول اُس فرشتے کے) خدا جو عادل ہی کیونکر معاف کریگا۔ اور اُس شخص کی حالت دیکھہ چکا تھا کہ وہ بھی شفاعت کے بھروسے مرا اور آخر کو وہ حال ہوا جو بیان کر چکا ہوں۔ اُسوقت شفاعت کہاں تھی۔ ای صاحب مجھے ان خیالوں نے ایسا لیا کہ دیوانہ ہوگیا۔ آدمیوں سے ہمیشہ نفرت ہی۔ اور ہر دم یہی پکارتا ہوں۔ کہ ہائے میں کیا کروں کہ نجات پاؤں +

وہیں میرے مُنہہ سے نکلا کہ خداوند عیسیٰ پر ایمان لا تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا۔ وہ یہہ باتیں کہتے ہی اپنی ہوش سے ایک آہ مارکر گیا پہلے تو میں حیران ہوا کہ کیا کروں پھر گھٹنے ٹیک کر اُسکی چارپائی کے پاس یوں دعا مانگنے لگا +

ای رب تو اپنے فضل و کرم سے اس شخص پر رحم کر۔ تو نے جو اُس داروغہ کی آنکھیں کھولی تہیں جس نے پولوس اور سیلاس سے کہا ای صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں اسکی بھی آنکھیں کھول تو نے اسکو پریشانی میں ڈالا ہی تو ہی اسے آزاد کر۔ ای خداوند تو اس اپنے بندے کو مسیح کی طرف مائل کر۔ ای باپ صرف مسیح سے اسکی عقدہ کشائی ہوگی۔ اسکے حال پر رحم فرما۔ یہہ دعا تو سن اپنے پیارے بیٹے مسیح کی خاطر سے آمین +

جیوں ہی میں نے سر اُٹھایا۔ دیوانہ بھی اُٹھہ بیٹھا اور حیران سا ہوکر کہنے لگا۔ کہ ہائے میں کیا کروں کہ نجات پاؤں۔ پھر بھی میں وہی جواب پولوس اور سیلاس کا سنا دیا۔ تب وہ بولا ای صاحب عیسیٰ تو پیغمبر ہی۔ وہ مجھے کیونکر اس بلا سے خلاصی بخشیگا۔ میں جانتا ہوں کہ سوائے خدا کے میرا کوئی ہادی نہ ہوگا۔ مگر پھر خیال آتا ہی کہ کیونکر ممکن ہی کہ وہ عادل مجھہ گنہگار کو بخشے بس میں ہلاک ہونگا اگر پیدا نہ ہوتا تو خوب ہوتا ع بنایا گر مجھے غمگین خدا کے ہاتھ کیا آیا۔ میں نے اُسے تسلی دی کہ اتنے نا اُمید مت ہو ؎

گناہوں سے خلاصی ہمکو میں ابن خدا دیتے
خدا کی سلطنت کے وارث ہمیں ہیں بنا دیتے

تب اُسنے مجھسے پوچھا ای صاحب وہ ابن خدا کون ہیں۔ اور وہ کیونکر گناہوں سے خلاصی بخش سکتے ہیں براہ مہربانی مجھے اس بھید سے آگاہ کیجئے۔ شاید عقدہ حل ہو۔

تب میں نے آدم کی پاکیزگی اور اُسکے گنہگار ہونے سے لیکر سب پاک نبیوں اور تمام پیشین گوئیوں کا حال جو مسیح کی بابت گئیں سب کہہ سنایا۔ اور خداوند مسیح کے مجسم ہونے اور اُسکے ابن آدم اور ابن اللہ ہونے اور کہ وہ دنیا میں کیونکر آیا۔ مکاشفات تک مفصل کہہ سنایا۔ اور کہ ابن آدم آیا کہ کھوئے ہوں کو ڈھونڈھے اور بچاوے۔ اور خداوند کی وہ تسلی بخش آیت کہ ای تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمکو آرام دونگا اور مسیح کی وہ فرحت دہ آیت جو میرے پاس آتا میں اُسے ہرگز نہ نکال دونگا۔ اور یوحنا اصطباغی کا قول دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہ اُٹھا لیجاتا ہی۔ پھر یہہ کہ خدا نے دنیا کو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنے اکلوتے بیٹے کو بخشا تا کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اور یسعیاہ نبی کے اول باب پندرھویں آیت کو۔ اب آؤ کہ ہم حجت کریں خداوند فرماتا ہی۔ اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں پر برف کی مانند سفید ہونگے اور ہرچند کہ وے ارغوانی ہوں پر اون کی طرح اُجلے ہونگے۔ پھر یہہ کہ آسمان کے تلے اور دوسرا نام نہیں دیا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں +

تب وہ چلایا اور بولا ای خداوند میں ایمان لاتا ہوں تو میری بے ایمانی کا چارہ کر اور بڑی خوشی سے گانے لگا ؎

مسیحا کیوں خدا نے باپ سے تمکو جدا سمجھا
دکھائی تم میں ہی انداز شان کبریا دیتے

ان آیات مذکورہ بالا نے یہانتک اُس کے دل میں جوش کیا کہ اُسنے سچ مچ جانا کہ سوائے خدا کے بیٹے کے میری نجات نہیں۔ اسی خون سے میری مغفرت ہی۔ وہی میرے دلکو اپنے خون سے صاف کریگا۔ اُسکا سب دیوانہ پن جاتا رہا۔ گویا اُسیوقت اُسنے روح سے غسل پایا۔ اور سر نو پیدا ہوا۔ اور ظاہری نشان میں اُسنے کسیطرح کی حجت پیش نہ کی۔ خدا کے بندوں میں شامل ہوا۔ اب دعا ہی کہ خداوند اسیطرح سبکے دلوں میں ایک اندیشہ ڈالدے کہ وہ مسیح کو پاویں اور نجات حاصل کریں۔ اے مسیح تو اپنا جلوہ دکھا۔ اور سب کو اپنی طرف کھینچ اور کل عالم کو اپنا بنا۔ اور اس عاصی پر اپنی رحمت نازل کر اور حقیقت میں مجھپر رحمتِ مسیح ہو اور آخر کو اپنے پاس بُلا۔ کیونکہ

ہوں تو کم بخت پر کہاں جاؤں
کھول دے در کہ میں چلاؤں

اخبارات ملکی و ولایتی

مہاراجہ صاحب والی جودھپور کے ہاں لڑکا پیدا ہوا +

کاٹھیاوار سے برابر سخت قحط کی دہشتناک خبریں آتی ہیں +

ملک اودہ کی فصل ربیع کی نسبت صاحب شیر قیصر لکھنو نہایت اندیشہ بیان کرتے ہیں +

بی اے کے امتحان دینے والوں میں سے جنکی تعداد دو سو تھی صرف اڑسٹھ پاس ہوئے +

خبر ہی کہ لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسرائے گورنر جنرل ہند ملک راجپوتانہ کا دورہ کرنے والے ہیں +

شاہ برہما اپنی دار السلطنت میں گیس کی روشنی کا انتظام کر رہے ہیں +

صاحب پنجابی اخبار لاہور سید وزیر علی صاحب کی نسبت جو سیالکوٹ میں آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہیں +

پیرس انگریزی پیٹنٹ میں خیبر الوالعزم پارسی بمبی سے جلنے والے ہیں۔ یہہ امر انکی عالی حوصلگی پر دلالت کرتا ہی +

یورپ کے معتمد اخبار گورنمنٹ چین کی اُس پیشقدمی پر جو وہ مشرقی ترکستان پر کر رہی ہی روس کی انگیز خیال کرتے ہیں +

گورنمنٹ انڈیا کا ارادہ ہی کہ مہاراجہ جودھپور سے نمک کی کانیں لے لیں اور اُس سے مہاراجہ صاحب کا جو نقصان ہو پورا کر دے +

مدراس میں اِس دفعہ بھی فصل کے معاملات اطمینان کے قابل نہیں سمجھے جاتے۔ اس لئے صاحب فرینڈ آف انڈیا کی رائے ہی کہ وہاں بدستور امدادی کاموں کا جاری رکھنا فرض ہی +

ہندوستان میں ڈاک کا ایسا انتظام ہونے کی خبر ہی کہ ہر ایک ٹکٹ دار چٹھی کی رسید ملا کریگی۔ کچھہ شبہ نہیں کہ اگر ایسا ہو تو بعض لاپروا اور مغرور ڈاکخانے والوں کی فطرت سے رعایا کو بہت امن ہوگا +

لاہور سے ہمارے کارسپانڈنٹ لکھتے ہیں کہ ضلع لاہور کے ہیڈ ٹریزری کلرک بابو شاماچرن صاحب جو تقریباً انیس ہزار روپیہ کا تغلب کر کے مفرور تھے گرفتار ہوکر آگئے ہیں۔ مقدمہ کی تحقیقات درپیش ہی نتیجہ سے اطلاع دیجاویگی + از سفیر ہند

کوہاٹ کی سرحدی قوم جواکی صلح کی شرطیں قبول نہیں کرتی۔ سچ تو یہہ ہی کہ یہہ لوگ اولیطامیلہ صاحب ظالم اظلم صوبہ پشاور وغیرہ افسران مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کے تشدد کو جو علاقہ کے علاقہ کو آگ میں جلا دیا کرتے تھے بھول گئے +

شیخ الاسلام نے امیر شیر علیخان بہادر والی کابل اور اخوند سوات کے حکم میں یہہ فتوی دیا ہی کہ کوئی مسلمان اُن سے راہ و رسم نہ رکھے۔ وجہ یہہ کہ انہوں نے روسیوں کی نسبت ہمدردی ظاہر کی اور مفہوم کی غرت جیسی کہ چاہئے نہیں کی +

قسطنطنیہ میں جو روسیوں کے داخل ہو جانے اور تار برقی کے اُس سلسلہ کو جو قسطنطنیہ سے لنڈن تک تھا ٹوٹ جانے کی خبر مشہور ہو رہی ہی۔ اس سے طرح طرح کی دہشتناک باتیں ہوتی ہیں۔ مگر جب تک کہ متواتر صحیح تار برقیں نہ آلیں تب تک اکثر لوگ اس خبر کو معتبر نہیں سمجھے +

پنجاب سے کے پیداوار غلہ سے جو امداد بمبئی پریذیڈنسی خصوصاً مدراس احاطہ کے قحط زدوں کو پہنچی وہ ایک تعجب انگیز امر ہی کہ کیونکر ایک چھوٹا سا ملک دو بڑے بڑے ملکوں کو اپنی پیداوار کی نسبت مدد پہنچا سکتا ہی۔ چونکہ بمبئی اور مدراس کی وہی مصیبت کم ہو کر اودہ میں ظاہر ہو رہی تو اس موقع پر بھی پنجاب سے برابر مدد پہونچ رہی ہی یہانتک کہ پنجاب ریلوے والوں نے اودہ ریلوے والوں سے سو مال گاڑی عاریتاً لی ہیں تاکہ وہاں غلہ پہنچنے میں دیر نہ ہو۔ خداوند تعالی اودہ کے مقہور بندوں پر جہاں کئی برسوں سے برابر آفتیں نازل ہوتی رہتی ہیں اپنا فضل کرے + از سفیر ہند

کلکتہ ۱۲ فروری۔ حضور گورنر جنرل کشور ہند نے جو ارادہ کیا تھا کہ مارچ میں راجپوتانہ میں تشریف لیجاویں سو اب وہ ارادہ ملتوی رہا اور صاحب ممدوح اِدہر سے شملہ جاوینگے +

لنڈن ۱۴ فروری۔ تمام لنڈن میں یہہ شہرت پھیلی کہ کل بحری فوج ڈارڈنیلز میں پہونچ گئی اور یہہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ کاسٹر یا اور روس کے درمیان نا اتفاقی ہوگئی ہے۔ اور انگلنڈ و آسٹریا نے آپسمیں عہد بندی کے فواید کی بابت ذکر کیا +

لنڈن ۱۴ فروری۔ پارلیمنٹ میں آج سر نارتھ کوٹ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سلطان روم انگلنڈ کی بحری فوج کے ڈارڈنیلز میں داخل ہونے سے راضی نہیں ہوتے۔ مگر تو بھی یہہ بحری فوج وہاں پہونچی۔ اور ٹرکی کی جانب سے میر بحر نے فوج انگلنڈ کو آگاہ کیا کہ تمہارے کرنے میں جلدی رضامندی نہیں ہے اور سلطان روم نے اپنی پارلیمنٹ کی کارروائی کو بند کر دیا +

لنڈن۔ ۱۵ فروری۔ لارڈ ڈربی نے گورٹس کاف کے پیغام کا جو اُسنے قسطنطنیہ میں داخل ہونیکی بابت کیا تھا یہہ جواب دیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ رضامند نہیں ہے کہ تم قسطنطنیہ میں داخل ہو۔ اور انگلنڈ کے آہنی جنگی جہاز بحرہ مارمورہ میں داخل ہو گئے +

لنڈن ۱۵ فروری۔ خبر ہے کہ چار آہنی جہاز جزیرہ پرنس میں پہونچکر قیام کرینگے۔ اور دو گلی پولی پر اور تین خلیج بسیکا میں رہینگے +

لنڈن۔ ۱۶ فروری۔ فارن آفس کے ۱۳ فروری کے پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ ڈربی اور کونٹ شوالوف کے درمیان ملاقات ہوئی گفتگو میں لارڈ ڈربی نے کہا کہ مجکو امید قوی ہے کہ سرکار روس اپنی فوج گلی پولی میں نہ بھیجے گی کیونکہ اگر ایسا ہوا تو وہ علاقہ جو آہنی جہازوں و بحری فوج کے درمیان واقع ہے بند ہو جاوے اور اگر یہہ امر وقوع میں آیا تو اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا +

پشاور ۱۵ فروری۔ خبر ہے کہ دو کپتان دو سو سپاہی لیکر موضع سیسری پر میان رکن کو جسنے نہر سوات کے مزدوروں پر حملہ کیا تھا گرفتار کرنیکے لئے گئے تھے اور میان رکن اور ۲ کس اور مقتول ہوئے اور سرکار کیطرف سے صرف ۲ سپاہی مجروح ہوئے +

قسطنطنیہ ۱۴ فروری۔ فرانس کے دو آہنی جہاز ڈارڈنیلز کے دہانہ پر پہونچ گئے ہیں +

یونان ۱۶ فروری۔ گورنمنٹ یونان اپنے جنگی سامان بڑھا رہی ہے +

قسطنطنیہ ۱۶ فروری۔ کل روس کی فوج قلعہ سماوی میں جو قسطنطنیہ کے فصیل کے نیچے ہے داخل ہوئی اور انگلنڈ کے آہنی جہاز ٹڈانیا میں جو بحیرہ گم لک اور قسطنطنیہ سے جانب جنوب ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے پہونچ گئے +

وینا ۱۶ فروری۔ یورپ کی تمام سلطنتیں جسمیں روس بھی شامل ہے آسٹریا کی اس خواہش پر کہ ایک جلسہ بیڈن بیڈن میں مقرر ہو اور معاملات ٹرکی پر غور کرنے میں متفق ہیں اور یہاں پر یہہ مشہور ہے کہ آسٹریا اور انگلنڈ کے درمیان میل و ملاپ ہو گیا +

یونان ۱۶ فروری۔ ٹرکی کی فوج نے یونان کے سرکشوں کے ہاتھ سے ضلع تسلی میں شکست کھائی اور وہ بغاوت جو جزیرہ کریٹ اور ضلع تسلی میں شروع ہوئی تھی اب وہ روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے +

لنڈن۔ ۱۸ فروری۔ خبر ہے کہ اب جنگ ہونیکا گمان کم ہوتا جاتا ہے اور یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن روس کو ایسی ترغیب دیگا کہ جس سے اہل روس سلطنت عثمانیہ سے بہت کچھ طلب نہ کرے بلکہ تھوڑے پر اکتفا کرے +

لنڈن۔ ۱۸ فروری۔ آج پارلیمنٹ میں لارڈ ڈربی نے بیان کیا کہ اُس جلسہ کی بابت جو سلاطین یورپ کا ہونیوالا ہے کسی نے آ حال کوئی تجویز نہیں کی ہے اور یہہ بھی بیان کیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ کو خبر نہیں پہونچی کہ روسی شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو چکے ہیں کہ نہیں اور ایک سرکاری کاغذ سے معلوم ہوا کہ غالبًا روسی گلی پولی میں داخل ہو گئے +

قسطنطنیہ ۱۸ فروری۔ روسی فوج نے قلعہ سماوی کو جسمیں ۱۵ فروری کو داخل ہوئے تھے چھوڑ دیا +

لاہور۔ ۱۹ فروری۔ خبر ہے کہ ۲۰ دسمبر ۱۸۷۷ء کو کاشغر فتح ہوا اور اُسکے حاکم کا حال کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوا +

لودیانہ

غلا روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے مثلے اس ہفتہ میں چنا [illegible] تک ہو گیا۔ غریب غربا کو اب بہت مشکل ہے +

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دورہ سے آج یا کل آئینگے اور پرانے بازار کی سڑک چاول بازار تک نہایت خراب ہو گئی ہے دیکھئے ہمارے میونسپل کمیٹی اسکی کب خبر لیتی ہے +

میونسپل کمیٹی کے اجلاس میں ایک روبکار صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی پیش ہوئی جسمیں لکھا تھا کہ اُن ملازمان پولیس کو جنہوں نے چوڑے بازار میں آتش زدگی کے وقت مدد دی تھی انعام ملنا چاہئے میونسپل کمیٹی نے عہ انعام تجویز کیا۔ سنا جاتا ہے کہ نور خان سارجنٹ کو اُن میں سے عہ انعام ملینگے باقی دو کنسٹبلوں کو۔ کیونکہ نور خان کی نسبت پولیس کی لکھا گیا ہے کہ یہہ شخص زیادہ مستحق ہے +

کتب خانہ میں بہت سے شایقین آتے ہیں اور اخبارات وغیرہ کا ملاحظہ کرتے ہیں اسکی آمدنی بھی روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا